شمالی نائیجیریا کے حالات کا جائزہ بوکوحرام کی کارروائیوں کی روشنی میں

فاطمہ آغا شاہ*

ABSTRACT:

Nigeria is one of the significant country of the African Continent. Now-a-days the northern part of Nigeria is involved with ethnic and religious conflicts between Christians and Muslims, Nigerian public thinks that these conflicts are spared and planed by some big Christianity oriented countries to counter the Islamic Sharia enforsement movement in Nigeria Boko Haram basic demand is "Modernisation not westranization and implementation of Islamic low. Boko Haram was established in 2002 terrorist activities has severely damaged economical, political and social order. Previous government failed to control their activities. The new government, established after election in April 2015, is expected to take measures to tackle the problem.

خلاصہ

نائیجیریا براعظم افریقہ کا ایک بہت اہم ملک ہے۔ آج کل نائیجیریا کے شمالی حصے میں عیسائیوں اور مسلمانوں میں نسلی اور مذہبی فسادات عروج پر ہیں اور ایسا تاثر دیا جارہا ہے کہ ان تمام حالات کے پیچھے بوکوحرام کا ہاتھ ہے۔ تحریک بنیادی طور پر نفاذِ شریعت کے لیے سرگرم ہے' موجودہ فسادات کے پیچھے مغرب کے بعض بڑے عیسائی ممالک کی فوجی، مالی اور ابلاغی معاونت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ دہشت گرد کارروائیاں یہی ممالک کروا رہے ہیں۔ بوکوحرام ۲۰۰۲ء میں بنا۔ دہشت گرد کارروائیوں نے نائیجیریا کی معاشی، سیاسی اور سماجی صورتحال کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ سابقہ حکومت ان کارروائیوں کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہوگئی۔ نئی حکومت جو کہ انتخابات کے بعد ۲۰۱۵ء میں بنی ہے، اس سے امید کی جارہی ہے کہ وہ اس سلسلے میں اہم اقدامات کرے گی۔

افریقہ کے ملک نائجیریا کے شمالی علاقے میں کچھ برسوں سے کئی ریاستوں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان فسادات جاری ہیں جن میں ہزاروں لوگ موت کا شکار ہوئے ہیں (۱)۔ اسلام کو ایک ریاستی مذہب کے طور پر لینا اور کچھ شمالی ریاستوں میں اسلامی شریعت کو قانونی نظام کے تحت متعارف کرانا، ان باتوں نے حالات کو اور زیادہ متاثر کیا ہے۔ ان نسلی فسادات کی سب سے اہم وجہ معاشی ہے اور دوسری نفسیاتی۔ اس کے علاوہ اس خطے میں حالات کو خراب کرنے کی

* ریسرچ اسکالر، ایریا اسٹڈی سینٹر برائے یورپ، جامعہ کراچی برقی پتا: fatima-agha@hotmail.com

تاریخِ موصولہ: ۲۰۱۵/۹/۲۲ء

اور بھی کئی وجوہات ہیں جیسے کہ نائیجیریا میں نوآبادیاتی حکمرانی کا اثر، نسل، سیاسی غیر مستحکم حالات، پسماندگی، معاشی محرومی، غربت، جہالت، کرپشن وغیرہ۔(۲)

نائیجیریا کے موجودہ حالات سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے پہلے ہم نائیجیریا کے محلِ وقوع، تاریخ اور معیشت کا جائزہ لیں گے اور یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ یہاں اسلام کی آمد کب ہوئی اور اس کے کیا اثرات رونما ہوئے؟ اس کے علاوہ بوکوحرام کی کارروائیوں کا اور حالیہ مذہبی اور نسلی فسادات کا تفصیلی جائزہ بھی لیں گے نیز یہ بھی جاننے کی کوشش کریں گے کہ بوکوحرام ہیں کون اور اس سلسلے میں ریاستی کردار کیا رہا؟

تاریخی پس منظر

جمہوریہ نائیجیریا کا شمار مغربی افریقہ کی بڑی جمہوریاؤں میں ہوتا ہے۔ نائیجیریا افریقہ میں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے اور یہ اس خطے کی تیرہویں سب سے بڑی ریاست ہے۔ نائیجیریا نہ صرف رقبے میں امریکہ کی ریاست ٹیکساس سے بڑا ہے، بلکہ یہ افریقہ کا بہت مشہور ملک بھی ہے۔

نائیجیریا افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ اس کا اپنا ایک متنوع جغرافیہ ہے۔ تاہم نائیجیریا کی سب سے زیادہ متنوع خصوصیت یہاں کے لوگ ہیں۔ یہاں انگریزی سمیت بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے نائیجیریا کی سرکاری زبان عربی تھی۔ نائیجیریا کی معیشت کا شمار افریقہ کی بڑی معیشتوں میں ہوتا ہے۔ یہاں پیٹرولیم اور قدرتی گیس جیسے قدرتی وسائل کے بڑے ذخائر موجود ہیں۔ یہاں کی معیشت ۱۹۶۰ء سے پیٹرول کی صنعتوں پر انحصار کررہی ہے۔(۳)

نائیجیریا کی سرکاری زبان انگریزی ہے لیکن عام طور سے یہاں ہوسا زبان بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں بیس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ نائیجیریا میں کثیر نسلی لوگ آباد ہیں۔ جیسے کہ ھاؤسا، فولانی، یوروبا اور آئیبو وغیرہ۔ لیکن سب سے زیادہ لوگ مذہبِ اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ نائیجیریا کی کل آبادی ۱۸۸,۰۵۱,۹۵۷ ہے جن میں ۷۲ فیصد مسلمان ہیں اور ۲۵ فیصد لوگ عیسائیت کا پرچار کررہے ہیں۔(۴)

نائیجیریا کا تاریخی تعلق ابتدا ہی سے شمالی تہذیبوں سے رہا ہے کیونکہ شمالی علاقوں کے کارواں قافلوں کی صورت میں یہاں سے گزرتے رہتے تھے۔ ان قافلوں کی وساطت سے صرف تجارت ہی نہیں ہوتی تھی بلکہ خیالات وافکار، ثقافت، تمدن اور مذہب بھی شمال کی اسلامی تہذیبوں کی جانب سے نائیجیریا کی جانب سفر کرتے تھے۔ یوں نائیجیریا میں اسلام آٹھویں صدی ہجری میں ہی آ گیا تھا۔(۵)

مورخین نائیجیریا کی باقاعدہ تاریخ نویں صدی سے شروع کرتے ہیں۔ نائیجیریا کے علاقے بورنو میں ایک مستحکم سلطنت قائم تھی جو سیاسی، اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے ترقی یافتہ تھی اور یہ اس زمانے کے بہترین تجارتی راستے یعنی قاہرہ تا

خلیج چاڈ پر واقع تھی۔ بورنو کے مغرب میں ھاؤسا قبائل کی ریاستیں تھیں۔ وقت آنے پر سلطنتِ بورنو تمام کی تمام اسلامی سلطنت بن گئی اور ھاؤسا قبیلے کا سردار مسلمان ہو گیا۔(۶)

سولہویں صدی کا اختتام نائیجیریا کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس زمانے میں شمال مشرق میں مسلمانوں کی مضبوط سلطنت 'بورنو' قائم تھی۔ جن ھاؤسا قبائل نے اسلام قبول کرلیا تھا، انہوں نے بھی اپنی خودمختار ریاستیں قائم کر لی تھیں جو خاصی خوشحال تھیں۔(۷)

سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں نائیجیریا میں طوائف الملوکی اور انتشار پھیل گیا اور خانہ جنگی معمول بن گئی۔ سیاسی خلفشار اس عہد کا چلن بن گیا۔ جس کا سبب نہ صرف نائیجیریا کے داخلی حالات تھے بلکہ شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں کی تہذیب کا شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی تہذیب پر مبنی ہونا بھی تھا۔ اسی وجہ سے جب شمالی افریقہ کی اسلامی تہذیب زوال پزیر ہوئی تو شمالی نائیجیریا کی اسلامی تہذیب بھی اس زوال کا شکار ہوگئی۔ مذہب نے نائیجیریا کی سیاست میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ نائیجیریا میں سیاسی اور مذہبی اقتدار کی جدوجہد کے بنیادی کردار وہاں کے مذہبی اور نسلی رہنما رہے ہیں۔(۸)

اٹھارہویں صدی میں کچھ لوگ سینگال سے آکر یہاں آباد ہونے لگے۔ یہ خانہ بدوش مسلمان تھے۔ ان لوگوں کے ہوسا قبائل کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اس قبیلے کے لوگوں پر اسلامی اثرات مرتب ہونے لگے۔ شمالی علاقوں میں جہاں اسلام کی روشنی پھیل رہی تھی، وہیں جنوبی علاقوں میں مشرک قبائل آباد ہو رہے تھے۔ ان کی ایک سلطنت 'یوروبا' بہت خوش حال تھی جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ ساحل سے نزدیک تھی۔ اس لیے یورپ کے تاجر وہاں جوق در جوق آنے لگے(۹)۔ ۱۴۸۶ میں یوروبا اور یورپ کے مابین بحری تجارت کا رشتہ قائم ہو گیا تھا۔

۱۸۰۴ میں ایک فولانی مسلمان رہنما اور عالمِ دین حضرت عثمان فوزیو نے مسلمانوں کی بیداری کے لیے ایک تحریک چلائی۔ ان کی انتھک محنت سے دس سال کے اندر اندر تمام ہوسا قبائل مشرف بہ اسلام ہو کر ان کے تابع ہو گئے۔ خود عثمان امیر المومنین کا لقب اختیار کر کے سلطان بن گئے۔ انہوں نے بہت تھوڑے عرصے میں ہی مشرک اور کافر قبائل کو مسلمان بنا کر اپنی سلطنت میں شامل کرلیا(۱۰)۔ بدقسمتی سے ۱۸۶۱ء میں برطانیہ نے نائیجیریا کے اس وقت کے دارالحکومت لاگوس پر قبضہ کرلیا اور آہستہ آہستہ برطانیہ ۱۹۱۴ء تک پورے نائیجیریا پر قابض ہوگیا۔(۱۱)

جدید نائیجیریا

جدید نائیجیریا کی تاریخ ہمیں ۱۹۱۶ء سے ملتی ہے جب جنوبی اور شمالی نائیجیریا کو برطانیہ کے ماتحت کیا گیا تھا اور یہاں کے صوبوں کا آپس میں الحاق کیا گیا تھا۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک خودمختاری دینے کے لیے برطانیہ متعدد بار اقدامات کرتا رہا۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو نائیجیریا برطانوی دولتِ مشترکہ کے اندر رہتے ہوئے ایک آزاد وفاقی ریاست بن گیا اور ۱۹۶۳ء

میں ایک آزاد جمہوریہ بن کر اس نے اپنا آئین تشکیل دے دیا۔(۱۲)

۱۹۶۶ء کو نائیجیریا میں دو فوجی انقلاب آئے۔ پہلا انقلاب ۱۵ جنوری کو جونیئر آرمی آفیسرز نے برپا کیا اور جنرل جانسن آگوئے آرونسی General Johnson Aguiyi-Ironsi صدرِ مملکت بن گئے۔ دوسرا فوجی انقلاب یکم اگست کو رونما ہوا۔ جس میں جنرل جانسن کو قتل کر دیا گیا اور جنرل یعقوبو گون General Yakubu Gowon نے حکومت سنبھال لی۔(۱۳)

۲۷ مئی ۱۹۶۷ء کو نئی حکومت نے ملک کو ایک ساتھ لے کر چلنے کے لئے چار علاقوں کو ۱۲ نئی ریاستوں میں تبدیل کر دیا۔ ۳۰ مئی کو مشرقی علاقے نے علمِ بغاوت بلند کرتے ہوئے ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے اپنے آپ کو 'جمہوریہ بیافرا' کے نام سے منسوب کر دیا۔ اس طرح ملک خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ گیا۔ اس خانہ جنگی نے نائیجیریا کی نئی تاریخ رقم کی۔ اقوامِ متحدہ کی کوششوں کے باوجود اس خانہ جنگی میں تقریباً دس لاکھ افراد بھوک اور پیاس کے سبب لقمۂ اجل بن گئے جن میں زیادہ تر کا تعلق بیافرا سے تھا۔(۱۴)

۱۹۷۰ء کو اکیس ماہ کی مسلسل خانہ جنگی کے بعد بالآخر بیافرا کا باغی گروپ شکست سے ہمکنار رہوا۔ جنرل یعقوبو نے عام معافی کا اعلان کیا اور ملک میں امن و امان قائم ہو گیا۔ ۱۹۷۵ء میں جنرل یعقوبو گوان کا تختہ الٹ دیا گیا جس کے بعد بریگیڈیئر مرطلہ محمد Brigadier Murtala Rehmat Muhammed نے صدارت کا عہدہ سنبھال لیا۔ ۱۹۷۶ء میں جنرل یعقوبو کی کوششوں سے مرطلہ محمد کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد نائیجیریا نے برطانیہ کے پارلیمانی طرزِ حکومت کو خیر باد کہا اور امریکہ کے صدارتی طرزِ حکومت کو اختیار کر لیا۔(۱۵)

۱۹۷۸ء میں گزشتہ بارہ سال سے عائد پابندیوں کو اٹھا لیا گیا اور ۱۹۷۹ء میں نئے آئین کے تحت الحاج شیھو شغاری Shagari Sgekho کو نائیجیریا کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ یعنی نائیجیریا میں اٹھارہ سال فوجی حکومت رہی۔ ۱۹۸۰ء کو مذہبی اعتقاد کے اختلاف کی بنا پر نائیجیریا کے شہر کانو میں فسادات ہوئے جن میں سینکڑوں لوگ مارے گئے (۱۶)۔ شغاری کرپشن کی زد میں آئے لیکن پھر ۱۹۸۳ء میں وہ دوبارہ صدر منتخب کر لیے گئے۔ صدر شغاری نے اس دوران امریکہ سے اپنے تعلقات پروان چڑھائے۔(۱۷)

۱۹۸۳ء کے اقتصادی بحران نے شغاری کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور میجر جنرل بوہاری Major General Muhammad Buhari کی فوجی حکومت قائم ہوئی (۱۸)۔ انہوں نے بھی معاشی بحران کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مغربی طاقتوں سے اپنے تعلقات استوار کیے۔ اگست ۱۹۸۵ء میں جنرل ابراہیم بابن گیڈا General Ibrahim Bagangida کے فوجی انقلاب کے سبب جنرل بوہاری کو شکست کا سامنا کرنا پڑا (۱۹)۔ جنرل ابراہیم نے جمہوری حکومت کی واپسی کے مقصد کے لئے آئین کا اعلان کیا اور پھر ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کی انتخابی شکست کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر پھر تین

مہینے کے بعد ہی یعنی نومبر ۱۹۹۳ء میں دوبارہ انتخابات ہوئے جن میں ابراہیم کے پرانے اتحادی جنرل ثانی General Sani Abacha کامیاب ہوکر صدر کے عہدے پر فائز ہوئے۔(۲۰)

صدر اباچا نے اختیار میں آتے ہی تمام یونین اور سیاسی اداروں پر پابندی عائد کردی۔ ۱۹۹۵ء میں انہوں نے اپنی فوجی حکومت کو مزید تین سال کے لیے بڑھایا اور تجویز دی کہ دوبارہ جمہوری دور واپس نہیں لایا جائے۔ پھر اباچا کی سیاسی سرگرمیوں کو بین الاقوامی طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر نائیجیریا کو دولتِ مشترکہ کی رکنیت سے خارج کردیا گیا۔ سابق رہنما Olusegun Obasanjo کے حکومت کے خلاف جانے کی وجہ سے ان پر ظلم کرتے ہوئے ان کو گرفتار کرلیا گیا اور ان کی بیوی کا قتل کردیا گیا۔ ہنگامی صورتحال اور فسادات نے نائیجیریا کو اور مشکل میں ڈال دیا۔ اباچا کے خاندان پر چار بلین ڈالر کے غبن کا الزام لگاتے ہوئے نکال دیا گیا۔ ۱۹۹۸ء میں اباچا کا اپنے دفتر میں انتقال ہوگیا۔(۲۱)

اس کے بعد جنرل عبدالسلام ابوبکر General Abdusalam Abubakar دوبارہ سویلین رول لیکر اقتدار میں آئے اور انہوں نے اباچا کے بنائے ہوئے منصوبوں کو ختم کردیا اور قیدیوں کو رہائی دلائی۔ ابیولا اپنے اقتدار کی مدت ختم ہونے سے ایک دن پہلے ہی انتقال کر گئے۔ فروری ۱۹۹۹ء میں نائیجیریا نے اوباسنجو کو اقتدار کے لئے منتخب کیا۔ وہ ۶۲ سالہ ریٹائر جنرل اور سابقہ فوجی رہنما تھے۔ طاقت کی اس تبدیلی نے نائیجیریا کو بین الاقوامی طور پر دوبارہ مضبوطی سے کھڑا کر دیا اور اسے دولتِ مشترکہ میں دوبارہ داخل کرلیا گیا۔ ۲۰۰۳ء کے انتخابات میں انہوں نے ۶۰% ووٹ لیکر دوبارہ کامیابی حاصل کی۔(۲۲)

بہرحال قبائلی اور مذہبی تضادات مسلسل جاری رہے اور اگبو عیسائیوں اور ھاؤسا مسلمانوں کے درمیان اسلامی قانون نافذ کرنے پر لڑائی جاری رہی جس میں ہزاروں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ اپریل ۲۰۰۷ء میں عمرو موسی یارادوا Umaru Musa Yar'Adua صدارتی انتخابات جیت گئے۔ مارچ ۲۰۰۸ء میں نائیجیریا اور کیمرون BakassiPeninsula کی خود مختاری کے ایک معاہدے پر متفق ہوگئے۔ بدقسمتی سے عمرو اپنے صدارتی دور کے دوسرے سال ہی بیماری کی وجہ سے ۵ مئی ۲۰۱۰ء میں انتقال کر گئے۔ عمر کے انتقال کے بعد ۲۰۱۰ء کے انتخابات میں جوناتھن نائیجیریا کے صدر منتخب ہوئے (۲۳)، ان کے بعد ان کے نائب صدر گڈ لک جوناتھن Goodluck Jonathan نے صدارت کا عہدہ سنبھالا۔

۱۴ فروری ۲۰۱۵ء میں نائیجیریا میں الیکشن منعقد ہونے تھے لیکن وہاں پہ جاری سکیورٹی کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہاں کے صدر گڈ لک جوناتھن نے الیکشن کو چھ ہفتوں کے لیے ملتوی کر دیا۔ کیونکہ انہیں بوکوحرام کی طرف سے خطرات لاحق تھے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کے کیا سکیورٹی کے معاملات اس دوران حل ہوگئے؟ یہ فیصلہ ایک پہلے ہی سے غیر مستحکم سیاسی ماحول کے لیے کیا معنی رکھتا تھا۔(۲۴)

بالآخر چھ ہفتوں کے بعد ہونے والے الیکشن میں محمد بوہاری، جوناتھن کو شکست دے کر نائیجیریا کے نئے صدر منتخب

ہوگئے (۲۵) ۔۱۹۹۹ء سے پہلے بھی محمد بوہاری نے تین دفعہ کوشش کی لیکن کامیابی حاصل نہ کرسکے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ بوکو حرام کے مسئلے کولیکر بوہاری کیا حکمتِ عملی اختیار کرتے ہیں اور نائیجیریا کی ڈوبتی ہوئی معیشت کے حوالے سے کیا اقدامات کرتے ہیں۔فی الحال ابتدائی چھ مہینوں میں توانہیں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔

نائیجیریا کی معیشت

جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ نائیجیریا کی تاریخ شمالی علاقوں سے وابستہ رہی ہے۔اس زمانے میں اونٹوں کے قافلوں کے ذریعے تجارت ہوتی تھی۔دریائے سینگال سے خلیج چاڈ تک کے اندرونی علاقوں سے ہاتھی دانت اور سونا جمع کر کے شمالی مما لک میں بھیجا جاتا تھا۔ان چیزوں کے بدلے میں نمک، کپڑا، لوہا اور غلہ شمالی علاقوں سے درآمد ہوتا تھا۔

۱۹۶۰ء میں جب سے نائیجیریا نے آزادی حاصل کی ہے، پیٹرول کی صنعت پر انحصار کیا ہے۔لیکن اس کے باوجود جب ہی سے وہ معاشی طور پر بحران کا شکار رہا ہے۔جس کی بنیادی وجوہات کمزور حکومت اور کرپشن ہیں (۲۶) ۔۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۰ء تک خانہ جنگی کی وجہ سے نائیجیریا کی معیشت کافی متاثر ہوئی۔۱۹۷۲ء میں غیر ملکی تجارتی کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا اور ۱۹۷۹ء میں تیل کی یومیہ پیداوار ڈھائی ملین بیرل تک پہنچ گئی۔۱۹۸۱ء میں کیمرون سے سرحدی جھڑپوں کی بنا پر نائیجیریا کو بیرونی تجارت میں ایک ارب ڈالر کا خسارہ بھگتنا پڑا۔(۲۷)

۱۹۸۲ء میں تیل کی آمدنی میں ۳۰ فیصد کمی ہوجانے کے باعث درآمدات پر پابندیاں عائد کردی گئیں۔۱۹۸۴ء میں اقتصادی پالیسی میں تبدیلی کی گئی لیکن اس کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔جو غریب تھے وہ غریب ہی رہے اور جو امیر تھے وہ امیر ہی رہے۔۱۹۷۹ء سے لیکر ۱۹۸۲ء تک یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ نائیجیریا بہت امیر ملک ہے لیکن ۱۹۸۵ء کے اعداد وشمار نے ثابت کردیا کہ نائیجیریا کی اقتصادی حالت تیسری دنیا سے مختلف نہیں ہے۔

۱۹۷۹ء سے لیکر ۱۹۸۳ء تک نائیجیریا میں سیاستدانوں کا راج رہا تھا جنھوں نے انتہائی فضول خرچی کے سبب نائیجیریا کی معیشت کو تباہ کردیا۔ایوانِ صدر، سینیٹ، نیشنل اسمبلی، سیاسی ترقیاتی منصوبے اور پرانے دارالحکومت کی جگہ نئے دارالحکومت کی تعمیر، ان تمام اقدامات نے نائیجیریا کو ۱۹۸۵ء میں اقتصادی بحران کے سامنے لا کھڑا کیا۔(۲۸)

اب اگر ہم نائیجیریا کے قدرتی وسائل پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ تیل، قدرتی گیس، کوئلہ اور ٹن یہاں کی اہم معدنیات ہیں۔جبکہ ۷۰ فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے۔اس کے باوجود نائیجیریا کا GDP بھی کم ہے اور غربت پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔بیروزگاری بھی یہاں اعلیٰ شرح پر موجود ہے۔(۲۹)

نائیجیریا افریقہ میں تیل کی پیداوار اور قدرتی گیس کے ذخائر میں بھی سب سے آگے ہے۔لیکن کرپشن کی وجہ سے قومی دولت ضائع ہوگئی اور کرپشن ہی زندگی کا طریقہ بن کر رہ گئی اور تیل کی صنعت جو کہ نائیجیریا کے معاشی استحکام کا ذریعہ تھی، وہ تیزی سے عالمی کساد بازاری کا شکار ہوگئی۔نائیجیریا میں غربت کا گراف روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ نیشنل بیورو آف

اسٹیٹسٹکس کے ۲۰۱۰ء کے کئے گئے سروے کے مطابق ۹ء۶۰ فیصد لوگ جو کہ ۱۶۳ ملین ہیں، غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ۲۰۱۱ء میں یہ گراف مزید بڑھ کر ۵ء۷۱ فیصد تک پہنچ گیا۔ نائیجیریا کے تیل کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود یہاں کے لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ (۳۰)

تیل کی پیداوار کو لیکر حکومت معیشت کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن کرپشن اور بدامنی نے تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ سابق برطانوی کالونی جو کہ نہ صرف تیل کی پیداوار میں دنیا میں واضح طور پر نمایاں مقام رکھتی ہے، بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے انتہائی پرکشش جگہ بھی ہے، اب سلامتی کے مسائل کو لیکر ناموافق حالات کا شکار ہے۔ (۳۱)

نائیجیریا کے حالیہ نسلی اور مذہبی فسادات

آخری تین دہائیوں سے شمالی نائیجیریا میں عیسائی مسلم فسادات وقوع پزیر ہیں گو کہ تاریخ کے مطابق اتنے لمبے عرصے میں ثقافتی اور دوسرے اعتبار سے بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں اور تعاون کی فضا بھی نظر آئی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان تعلقات میں زیادہ تر نفرت کا پہلو ہی نمایاں رہا ہے۔ بجائے دوستی کے، زیادہ تر لوگ مذہب کے نام پر آپس میں جھگڑتے ہی رہے ہیں۔ (۳۲)

شمالی نائیجیریا کے حوالے سے اگر ہم بات کریں تو یہاں عیسائیت اور اسلام کے تعلقات کو باہمی عدم اعتماد کی کمی، تنازعات اور تشدد کی صورتیں زیادہ متاثر کرتی ہیں۔

افریقہ کی تاریخ کے بڑے بڑے دانشور، فلسفی، تاریخ دان اور علماء یہاں کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ زندگی کے ہر پہلو کو مذہب کے ساتھ گزارتے ہیں (۳۳)۔ اور یہ مذہبی اثرات شمالی نائیجیریا میں عیسائی اور مسلمانوں کے درمیان تنازعات کی صورت میں رونما ہو رہے ہیں۔ جبکہ دونوں مذاہب ہی امن کے دعوے دار ہیں (۳۴)۔ پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شمالی نائیجیریا میں عیسائیت اور اسلام کے درمیان امن اور ہم آہنگی کا تجربہ مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ یہاں بہت سارے سوال پیدا ہوتے ہیں کہ کیا مذہب واقعی ایسے فسادات کا باعث بنتا ہے؟ کیا مختلف مذاہب سے وابستہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ امن سے نہیں رہ سکتے؟ کیا مذہب کے نام پر ایک دوسرے کو مارنا مذہب کا ایک حصہ ہے؟ کس طرح لوگوں کو مذہب کے نام پر قتل و غارت گری، لوگوں کو معذور کرنے اور املاک کی تباہی سے روکا جا سکتا ہے؟ (۳۵)

آج کل شمالی نائیجیریا مذہب کی اس حساس نوعیت کی وجہ سے خاص توجہ کا حامل ہے۔ جہاں فسادات پہلے سیاسی تھے، پھر نسلی اور اب مذہب کے حوالے سے مزید خراب ہو گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۰۰۸ء میں جوز شمالی Jos North بلدیاتی حکومت میں جو بحران پیدا ہوا وہ مسئلہ بلدیاتی حکومتی انتخابات میں سیاسی احتجاج کے طور پر شروع ہوا۔ جوز شمالی بلدیاتی حکومت کی مسلم آبادی متوقع طور پر زیادہ بہتر نتیجہ نہ حاصل کر سکی جس کے نتیجے میں نوجوانوں نے اگلے دن صبح ہی سے عبادت گاہوں پر حملے شروع کر دیے اور بظاہر عام سا لگنے والا واقعہ اس قدر بڑھ گیا جس سے گرجا گھروں، مسجدوں، املاک

اور لوگوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہوگیا۔ایسے مسائل شہریوں میں تیزی سے مذہبی تقسیم کے حوالے سے پھیل گئے۔اس کے باوجود، نائیجیریا میں ہزاروں مسلمان اور عیسائی ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے۔(۳۶)

۱۹۱۴ء میں نائیجیریا کے شمال اور جنوب کو نوآبادیات کے ذریعے ملا دیا گیا تھا۔تاریخی شواہد کے مطابق ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا میں نسلی اور مذہبی تصادم کے درمیان سینکڑوں لوگوں کا قتلِ عام ہوا۔۱۹۵۳ء میں دوبارہ یہ واقعات دہرائے گئے۔

۱۹۹۹ء سے جب سے نائیجیریا میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوا ہے تب سے ہی فوج کی طرف سے نسلی اور مذہبی گروہوں کو اپنے مطالبات منظور کروانے کی آزادی حاصل ہے۔گزشتہ سالوں میں ہزاروں لوگ دہشت گردی کا نشانہ بنتے ہوئے ۱۹۶۰ء کی بیافراجنگ کا نقشہ پیش کررہے ہیں۔کئی شمالی ریاستوں میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہزاروں عیسائیوں کے شمالی نائیجیریا کو چھوڑ جانے کی وجہ بنا ہے۔

بوکوحرام کی کارروائیوں پر نظر ڈالنے سے پہلے ہم دیکھیں گے کہ بوکوحرام ہیں کون؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور ان کا مقصد کیا ہے؟

بوکوحرام کون ہیں؟

بوکوحرام ایک گروپ ہے جن کا ماننا ہے کہ مغربی تعلیم اور تہذیب نائیجیریا کے مسلمانوں کو بدعنوانی کی طرف لیکر جارہی ہے۔ان کا مقصد ہے کہ وہ خالص مذہب کو لاگو کر کے نائیجیریا کو اسلامی ملک بنائیں (۳۷)۔وہ چاہتے ہیں کہ نائیجیریا میں ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جس میں علیحدہ سیاسی ریاست قائم ہو جو اسلامی شریعت کے مطابق ہو اور جو تمام فاسد اداروں سے آزاد ہو اور ان کی نمائندگی کرتی ہو۔(۳۸)

اس تنظیم کا آغاز ۲۰۰۲ء میں محمد یوسف کی سربراہی میں ہوا۔۲۰۰۹ء سے پہلے ان کی کارروائیوں میں وہ شدت نہیں تھی جو آج ہے۔ان میں اس وقت زیادہ تیزی آئی جب ان کے اور سکیورٹی فوج کے درمیان فسادات نے جنم لیا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔اس دوران کئی لوگوں کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔سیکیورٹی فورسز کی جھڑپوں میں محمد یوسف گرفتار کرلیے گئے اور پھر انہیں پھانسی دے دی گئی۔اس کے بعد یہ تنظیم ایک سال کے لئے منظرِ عام سے غائب ہوگئی۔(۳۹)

ایک سال کے بعد یہ تنظیم مزید متحرک ہو کر دوبارہ سامنے آئی۔اور پھر جولائی ۲۰۱۰ء میں ابوبکر شیخو نے اس تنظیم کی صدارت سنبھالی (۴۰)۔اس کے بعد انہوں نے بمباری اور قتل وغارت کے ذریعے اپنی کارروائیوں کا آغاز کیا اور پھر ان کارروائیوں کو پورے شمالی نائیجیریا میں پھیلا دیا۔اس کے بعد انہوں نے گرجا گھروں، عیسائیوں کے گھروں، پولیس، میڈیا، نائیجیریا میں اقوامِ متحدہ کے ہیڈ کوارٹر اور شمالی نائیجیریا میں بمباری کی۔حالیہ مہینوں میں اس گروہ کے نام پر نائیجیریا کے مسلمان اور عیسائی دونوں کا قتلِ عام کیا گیا اور یہ شرح ہفتے میں سو کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔(۴۱)

اس گروہ کی سربراہی سکوٹو کے سلطان محمد سعد ابوبکر کرتے ہیں۔سلطان محمد سعد ابوبکر مسلسل بوکوحرام کی کارروائیوں کی

حمایت کرتے ہیں شاید اس لئے کہ نائیجیریا میں مسلمانوں کے روحانی پیشوا ہیں۔ بوکوحرام کے حمائتیوں کی رائے ان کے لئے یہ ہے کہ بوکوحرام اس لئے ان لوگوں سے جنگ اور ان کا قتل کرر ہے ہیں کیونکہ ناانصافی اور بری قیادت نے ثابت کردیا ہے کہ نائیجیریا کے شمالی حصے پر توجہ نہیں دی جا رہی۔ اگر نائیجیریا میں بری قیادت ہے تو شمال میں احتساب ہونا چاہئے (۴۲)۔۲۰۰۲ء سے لیکرآج تک نائیجیریا میں جتنے بھی دہشت گرد حملے ہوئے ہیں ان میں سے ۸۰ فیصد سے زائد کی ذمہ داری ذرائع ابلاغ نے بوکوحرام پہ عائد کی ہے۔(۴۳)

بوکوحرام کو نائیجیریا میں مسلم طاقت کا ذریعہ سمجھا جا رہا ہے۔اس گروہ کی تین اہم ترجیحات ہیں جن میں پہلا نظریہ، دوسرا قومیت اور تیسرا بین الاقوامی تربیت ہے۔ ان کی ۵۵ فیصد کارروائیاں بورنو ریاست میں ہو رہی ہیں۔ نائیجیریا ایک آزاد ریاست کے طور پر ۵۰ سال سے قائم ہے اور شمالی نائیجیریا کو ناحق معاشی اور سیاسی لحاظ سے پیچھے رکھا گیا تو یہ ان پر ظلم ہوگا۔ بوکوحرام کا مئوقف ہے کہ 'مغربی تعلیم گناہ ہے'۔ ان کا خیال ہے کہ عالمگیریت کی وجہ سے مغربی خیالات زیادہ ابھر کر سامنے آرہے ہیں۔ خاص طور پر خواتین کے حوالے سے۔ انٹرنیٹ کی وجہ سے عالمی نظریات بھی سامنے آرہے ہیں۔ خاص طور پر اسلام کے بارے میں۔ جن میں سے کچھ حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

بوکوحرام کی کارروائیاں

حالیہ وقتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ اب بہت سے لوگوں نے اس حوالے سے احتجاج کرنا شروع کردیا ہے اور وہ الزام لگاتے ہیں کہ شمالی اور مغربی نائیجیریا میں بیرونی ممالک کی مداخلت سے فسادات کروائے جا رہے ہیں۔

یہ کارروائیاں مسلسل جاری ہیں اور ان کا اختتام نظر نہیں آتا۔ بیافرا جنگ کے وقت جو نائیجیریا کے حالات تھے، اس وقت اس سے بھی زیادہ برے حالات ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات پر فکرمند ہیں کہ تشدّد کی اس آب وہوا سے جنوب میں رہنے والے مسلمان بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔۱۹۶۷ء کی خانہ جنگی کے دوران یہ پتا تھا کہ دشمن کس طرف سے آرہا ہے۔ لیکن آج کا چیلنج زیادہ پیچیدہ ہے اور یہ بہت ہی خطرناک صورتحال ہے۔

نائیجیریا کے سابق نائب صدر اتیکوابوبکر نے نائیجیریا کی سیاسی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ خانہ جنگی سے لیکر اب تک میں نے نائیجیریا میں اس قسم کے بحران کا مشاہدہ کبھی نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے سابق فوجی سربراہ، سیاسی سربراہ اور میجر جنرل بوہاری کی جماعت کے لوگ بھی ملک کے سیاسی حالات کے بارے میں خدشات کا اظہار کر رہے ہیں۔

شہری پہلے ہی اپنی مدد آپ کے تحت اپنی حفاظت کے لئے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔(۶۲)

نائیجیریا کے صدر جوناتھن کو ان کارروائیوں پر موثر کردار نہ ادا کرنے پر ہی انتخابات میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ فی الحال تو یہ کارروائیاں جاری ہیں اور انتخابات کے بعد بھی ۶ اپریل کو ہی انہوں نے بورنو میں ایک مسجد پر حملہ کرکے ۲۴ افراد کو

موت کے گھاٹ اتار دیا جس میں درجنوں لوگ زخمی بھی ہوئے (۶۳)۔اب دیکھنا یہ ہے کہ نائیجیریا کے نئے صدر محمد بوہاری اس سلسلے میں کیا حکمتِ عملی اختیار کرتے ہیں۔

ریاست کا کردار

ان تمام حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اب ہم اس چیز کا جائزہ لیں گے کہ ان حالات میں حکومت کیا کردار ادا کر رہی ہے اور اس کے لئے کیا حکمتِ عملی اپنائی جا رہی ہے؟

نائیجیریا کی حکومت کی سلامتی کی حکمتِ عملی غیر یقینی کا شکار ہے۔ابوجا میں امریکی سفارت خانے کے ترجمان کے مطابق نائیجیریا نے نائجیرین بٹالین کی مسلسل امریکی تربیت فراہم کرنے والے معاہدے کو منسوخ کر دیا ہے۔نائیجیریا کے لئے امریکی امداد میں غیر ملکی افواج کے ساتھ قریبی لین دین کے خلاف امریکی قانون کو محدود کر دیا ہے۔کیونکہ غیر ملکی افواج تیزی سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں مشغول ہیں۔واشنگٹن نے نائیجیریا کو مطلوب فوجی آلات اور ہتھیار فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔اس عمل کے نتیجے میں نائیجیریا کے حکام کو تیزی سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔تجزیہ کاروں کے خیال میں نائیجیریا امریکہ کے لیے خام تیل کی درآمد کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔امریکہ کی ملکی پیداوار کے لیے نائیجیریا کی اسٹریٹیجک اہمیت ختم ہوتی جا رہی ہے (۶۴)۔مغوی لڑکیوں کے مسئلے کے حل کے لیے حکومتی سطح پر ڈیل کرنے کی کوششیں کی گئیں لیکن کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔(۶۵)

الیکشن کے حوالے سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت کو مزید وقت درکار ہے۔حال ہی میں نائیجیریا کی نیشنل سیکیورٹی کے ترجمان نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ بوکوحرام سے ۳۶ قصبے واپس لے چکے ہیں اوکوشش کر رہے ہیں کہ الیکشن سے پہلے پہلے حالات کو قابو میں کر لیں۔(۶۶)

نائیجیریا کے صدر جوناتھن نے سیکیورٹی فورسز اور فوج کے ارکان کے ساتھ بوکوحرام فرقے کی سازش کی مزمت کی ہے۔OIC کے بین الاقوامی فقہ اکیڈمی کے مطابق اس طرح کی انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے کیے گئے جرم اور دیگر جرائم تمام انسانی اصولوں اور اخلاقی اقدار کی نفی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کے خیالات میں اور قرآن مجید اور آپؐ کی واضح تعلیمات میں فرق نظر آتا ہے۔(۶۷)

نائیجریا کے ایک سابق صدر Olusegun Obasanjo نے بھی جوناتھن کی بوکوحرام کے حوالے سے کی گئی کوششوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں زیادہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیا۔ان کے خیال جوناتھن کی حکومت نے قومی معیشت کی راہ میں مزاحمت پیدا کی ہے اور نائیجیریا کی اکثریت کے لئے مسائل کھڑے کئے ہیں۔بوکوحرام پورے ملک کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے اور سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ اس مسئلے کو حل کریں۔(۶۸)

ماحصل

نائیجیریا کی جدید تاریخ فسادات، کرپشن اور نسلی و مذہبی تنازعات پر مشتمل ہے۔ حالیہ دنوں میں تشدد کے یہ واقعات مذہبی اختلافات کی بنا پر آتش فشاں بن کر پھٹ رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل کرنے کے بعد، نائیجیریا کا وفاقی آئین فوری طور پر ختم ہو گیا تھا۔ بیافرا جنگ جو کہ ۱۹۶۷ء میں شروع ہوئی تھی، جدید نائیجیریا کی تاریخ کی وضاحت ہے۔ کئی معنوں میں یہ پہلی جنگ تھی جو کہ جدید میڈیا کے دور کی تھی۔ (۶۹)

قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی ایک آیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ’دین میں جبر نہیں‘۔ اسلام کی حقانیت واضح ہو چکی ہے۔ اور اس کے دلائل بھی بیان ہو چکے ہیں۔ پھر کسی پر جبر اور زبردستی کرنے کی کیا ضرورت؟ اللہ جسے چاہے گا ہدایت دیگا۔

کیا بوکوحرام کی یہ کارروائیاں درست ہیں؟ اس حوالے سے مسلمانوں میں بھی دو رائے پائی جاتی ہیں ایک شدت پسند مسلمانوں کی جن کے خیال میں یہ درست ہیں اور دوسری رائے کے مطابق یہ دینِ اسلام کے خلاف ہیں۔ اسلام کی روشنی چہار سو پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارا کام ہے لوگوں کو دعوتِ دین دینا۔ قرآن میں بارہا آپ ﷺ کو مخاطب کر کے یہ کہا گیا ہے کہ آپ کا کام ہے کھلم کھلا پیغام پہنچانا۔ بوکوحرام جیسے گروہ اسلام کا نظریہ لیکر چلتے ہیں۔ لیکن ان غیر انسانی اور غیر اخلاقی حرکات کی تہہ میں گہری نظر رکھنے والے دانشور واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ یہ کارروائیاں مختلف بڑے مغربی ممالک کی ایجنسیاں خود کروا کے اسلام اور مجاہدین کو بدنام کرنا چاہتی ہیں۔

بوکوحرام (ایجنسیوں کا ساختہ برانڈ) نائیجیریا کے لئے بڑا خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ بوکوحرام کو اب نہ صرف ایک قومی بلکہ بین الاقوامی مسئلے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ یہ مسئلہ ان کی حدود تک نہ پہنچ جائے۔ ان کی سرگرمیوں کی کئی شکایات ہیں جن کا حل ضروری ہے۔ بوکوحرام کی طرف سے سلامتی کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے حکومت اور شہریوں کے درمیان اعتماد کی فضاء کا ہونا بہت ضروری ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ تشدّد کو روکے اور ملک میں رہنے والے ہر شہری کے لیے باہمی اعتماد اور تحفظ کا ماحول قائم کرے اور متاثرہ لوگوں کے لئے تعمیرِ نو کے اقدامات کرے (۷۰)۔ دینِ اسلام بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی بات کرتا ہے۔ اگر نائیجیریا نے معاشی استحکام دوبارہ حاصل نہ کیا تو سیاسی غیر مستحکم صورتحال کا خطرہ اور بڑھ جائے گا۔ اگر ان فسادات کو ابھی نہ روکا گیا تو یہ پورے خطے میں کینسر کی طرح پھیل جائیں گے۔

درجِ بالا دی گئی معلومات کا ذریعہ مغربی ہے جو کہ ناگزیر ہے۔ ہمارے کئے گئے تجزیے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بوکوحرام جیسی تنظیمیں اسلام کو بدنام کر رہی ہیں۔ یہاں اس بات کی بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ اس قسم کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ کس نے کھڑی کی ہیں؟ اس قسم کی ملیشیا بغیر پیسے اور مالی مدد کے بغیر نہیں لڑتیں یہ امداد کس طرف سے مل رہی

ہے کہ جنگ طول کھینچ رہی ہے۔

یہ نکتہ بھی توجہ طلب ہے کہ بوکوحرام، داعش، طالبان اور القاعدہ نام کی جتنی بھی عسکری تنظیمیں ہیں وہ صرف مسلم ممالک میں ہی سرگرمِ عمل ہیں اور ان کی کارروائیوں میں زیادہ تر مسلمان ہی مارے جا رہے ہیں۔ مغربی ممالک یا افراد کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسی تنظیموں کا صفایا ہو چکا ہوتا۔ کیا یہ باتیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور نہیں کرتیں؟ بہتر ہوگا کہ صرف مذمت پہ ہی انحصار نہ کیا جائے۔

جیسا کے شروع میں ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ نائیجیریا میں مسلمانوں کی تعداد ۷۲ فیصد ہے۔ جہاں بھی نظامِ حکومت اکثریت کے خلاف ہوگا وہاں اس طرح کے حالات ضرور جنم لیں گے۔ لہٰذا نائیجیریا کی حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ اکثریت کا احترام کرے اور ملک میں امن وامان کی راہ ہموار کرے۔ اقلیتوں کے بنیادی حقوق کا بھی ضرور خیال رکھے۔ نوجوانوں کی سرگرمیوں پر خاص توجہ دے اور انہیں شریعت کے اصولوں کے مطابق ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ اشتعال انگیزی اختیار نہ کریں۔ کرپشن پہ خاص توجہ دے کیونکہ یہ مسئلہ نائیجیریا میں ایک بہت بڑا چیلنج بن چکا ہے۔

مراجع وحواشی

1. Emmy Godwin Irobi, Ethnic Conflict Management in Africa: A Comparative Case Study of Nigeria and South Africa, May 2005 http://www.beyondintractability.org/casestudy/irobi-ethnic see also BBC News Africa, Nigeria Profile, www.bbc.com/news/world-africa-13949550
2. Umaru, Thaddeus Byimui, Christian-Muslim Dialogue in Northern Nigeria A Socia-political and theological Concedration, p.24-25, p.24-25, UK , Xlibris LLC, 2013.
3. History of Nigeria, http://www.historyworld.net/wrldhis/PlainTextHistories.asp?historyid=ad41
4. Ibid.
5. Northern Nigeria: background to conflict, p.6, Africa Report N°168 – 20 December 2010.
6. Ibid.
7. Ibid, p.7.
8. Encyclopedia Britannica, www.britannica.com.
9. Teeple, John B, Time Lines of World History, p. 326, London, DK Publising, 2002.
10. Northern Nigeria: background to conflict, Op.cit, p.6-7.
11. Teeple, John B, Op.cit, p. 368.
12. Encyclopedia Britannica, www.britannica.com.
13. Northern Nigeria: background to conflict, Op.cit, p.8.
14. Ebien, Osita Ebien,, Nigeria, Biafra & Boko Haram: Ending the Genocide through Multi-state Solution, New York, Page Publishing, 2014
15. Ebien, Osita Ebien, Op.cit.
16. Northern Nigeria: background to conflict, Op.cit, p.27.
17. Ibid.
18. Ibid.
19. Ibid, p.8.
20. Ibid, p.27.

21. Ibid.
22. Ibid.
23. Ibid.
24. Why is Nigeria postponing its general election?, Aljazeera, February 9, 2015.
25. "Buhary wins landslide in Nigeria"s election", Dawn, April 1, 2015.
26. BBC News Africa, Nigeria Profile, www.bbc.com/news/world-africa-13949550.
27. Iwuagwu, Obi, Nigeria and the Challenge of Industrial Development: The New Cluster Strategy, African Economic History, Vol 37, 2009.
28. Ibid.
29. The Nigerian economy, The Economics, Nov 29, 2014.
30. articles.onlinenigeria.com//latest-additions/4277-the-rising-rate-of-poverty-in-nigeria.html.
31. Ibid.
32. Shihab, Alwi, "Christian-Muslim Relation into the Twenty-first Century", Islam and Christian- Muslim Relations, p.65, Vol 15, no.1, 2004.
33. Fazing, Vincent Nankpak, "Religiousity without Spirituality: The Bane of the Nigerian Society", p13, Jos Studies, Vol 12 , 2003.
34. Abimboye, Cf. Demola, The Damages Religious crises have done to the north, Newswatch, 28 October 2009, http://www.newswatchngr.com.
35. Umaru, Thaddeus Byimui, op.cit, p.25.
36. Ibid.
37. Andrew Walker, "What is Boko Haram", United States Institute of Peace, May 30, 2012.
38. BACKGROUND REPORT, https://www.start.umd.edu/pubs/STARTBackgroundReport_BokoHaramRecentAttacks_May2014_0.pdf
39. Ibid.
40. Counter Terrorism 2014 Calendar, "Boko Haram" http://www.nctc.gov/site/groups/boko_haram.html
41. Bcck ground Report, Op.cit.
42. Ibid.
43. What is Boko Haram?, Jacob Zenn, 6 February 2015. http://tonyblairfaithfoundation.org/religion-geopolitics/commentaries/backgrounder/what-boko-haram
44. "Nigeria School Raid in Yobe State Leaves 29 Dead," BBC, February 25, 2014, http://www.bbc.com/news/world-africa-26338041
46. "Bomb attack at bus station kills 71 in Nigeria", Dawn, April 1, 2014.
47. "Violance kills 20 in Nigeria, Dawn, April 17, 2014.
48. '"Militants abduct 100 girls from Nigerian school", Dawn, April 16, 2014.
49. "Islamist militants kills eight in Northern Nigeria", Dawn, April 11, 2014.
50. Menner, Scott, Boko HAaram's Regional Cross-Border Activities (2014) Combating Terrorism Center, October 31.
51. Bombing at Northeast Nigeria Football Match Kills at Least 40: Police, June 02, 2014
52. "Bomb attack kills 10 at bus stop in Nigeria", Dawn, November 1, 2014
53. Adan Nossiter, Boko Haram attacks with Ease, Causing, Deaths and Mayhem in Nigeria's provinces, The New York Times, December 1, 2014
54. "Suicide attack on Ashura procession kills 15 in nigeria", Dawn, November 4, 2014
55. "Two female bombers kill 30 in Nigeria", Dawn, November 25, 2014.
56. Dawn, January 11, 2015
57. Dawn, January 12, 2015
58. Dawn, February 16, 2015
59. Dawn, February 23, 2015
60. Dawn, February 27, 2015

61. Dawn, March 6, 2015
62. The Amir of Kano Banker V Boko Haram from inflation targeter to insurgent target, The Economist, December 6, 2014.
63. Dawn, april 7, 2015
64. Adan Nossiter, Op,cit
65. "Anxious wait for Nigeria girls after Boko Haram 'deal'", Dawn, October 19, 2014.
66. Dawn, March 12, 2015
67. ."Islamic officials condemn kidnapping of Nigeria school girls", Dawn, May 28, 2014
68. Nigeria elections: Obasanjo quits PDP after criticising Jonathan, BBC News, 17 February 2015.
69. .Hill, J.N.C, Nigeria since independence Forever Frogile, Palgrave Macmillan, UK, 2012.
70. Forest, James J.F, Confronting the terrorism of Boko Haram in Nigeria, JSOU Press, 2012.